مساجد یا گھروں کی دیواروں پر "یا محمد" لکھنا درست ہے؟

ریفرنس نمبر Sar 7341 تاریخ: 21-06-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گھروں اور مساجد وغیرہ عمارات کی دیواروں پر "یا محمد" لکھا ہوتا ہے، کیا یہ شرعاً درست ہے؟ اور اگر پہلے سے کسی پینٹ سے لکھا ہو یا تختی وغیرہ لگی ہو، تو اب اس کا کیا کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "یا محمد" کے الفاظ کے ساتھ پکارنا، شرعا درست نہیں، کیونکہ قرآن پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پکارنے سے منع کیا گیا ہے، جیسے ہم ایک دوسرے کو اس کا نام لے کر پکارتے ہیں۔

لہذا "یا محمد" کہنے کی بجائے یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا نبی اللہ وغیرہ الفاظ کے ساتھ ندا کی جائے اور لکھتے وقت بھی اسی احتیاط کو ملحوظ رکھا جائے اور اگر گھر یا مسجد وغیرہ کی دیوار پر "یا محمد" لکھا ہو، تو اسے مٹا کر یا اگر کوئی تختی لگی ہو، تو اسے اتار کر "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی تختی لگائی جائے اور اسے لگانے میں یہ احتیاط بھی کی جائے کہ اسے ایسی جگہ پر ہی لگایا جائے، جہاں کسی قسم کی بے ادبی کا احتمال نہ ہو اور بارش وغیرہ کا پانی اس تختی سے لگ کر زمین پر نہ گرے اور جہاں یہ احتمال موجود ہو، جیسے مکان کی باہر والی دیوار کہ جہاں اس مقدس تحریر پر بارش کا پانی لگ کر زمین پر گرے گا، تو ایسی جگہ لگانے سے اجتناب کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کے ادب کے بارے میں قرآن پاک میں ہے ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ ترجمہ: (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو، جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے۔ **(پارہ 18، سورۃ النور، آیت 63)**

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے: "عن ابن عباس: کانوا یقولون "یا محمد، یا ابا القاسم"

فنھا ھم اللہ عز وجل عن ذلک ،اعظاما لنبیہ، صلوات اللہ وسلامہ علیہ قال: فقالوا: یارسول اللہ، یانبی اللہ "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "یا محمد، یا ابا القاسم" کہتے تھے، **تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر اللہ عزوجل نے انہیں اس سے منع فرما دیا۔** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر صحابہ کرام "یارسول اللہ، یانبی اللہ" کہا کرتے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر، تحت ھذہ الایۃ، ج6، ص88، مطبوعہ دار طیبہ)

اسی آیت کے تحت "لباب التاویل فی معانی التنزیل" اور "تفسیر ابن عباس" میں ہے، واللفظ للثانی: "ای لا تدعوا الرسول باسمہ "یا محمد" ﴿کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا﴾ اسمہ ولکن عظموہ ووقروہ وشرفوہ وقولوا لہ یا نبی اللہ ویارسول اللہ "ترجمہ: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے نام کے ساتھ "یا محمد" کہہ کر نہ پکارو، جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو اُس کے نام سے پکارتا ہے، بلکہ ان کی تعظیم وتوقیر وعزت کرو اور یوں کہو "یانبی اللہ" اور "یارسول اللہ۔" **(تفسیر ابن عباس، تحت ھذہ الایۃ، ج1، ص300، مطبوعہ بیروت)**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ پاک لے کر ندا کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "یہاں اُس کا یہ بندوبست فرمایا کہ اس امتِ مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا، قال اللہ تعالی ﴿لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا﴾ اللہ تعالی نے فرمایا: رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہ اے زید، اے عمرو، بلکہ یوں عرض کرو: یارسول اللہ، یانبی اللہ، یاسید المرسلین، یاخاتم النبیین، یاشفیع المذنبین، صلی اللہ تعالی علیک وسلم وعلی اٰلک اجمعین۔۔۔ **لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے** اور واقعی محلِ انصاف ہے، جسے اس کا مالک ومولی تبارک وتعالی نام لے کر نہ پکارے، غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے۔۔۔ یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہل زمانہ غافل ہیں، نہایت واجب الحفظ ہے۔" **(فتاوی رضویہ، ج30، ص156تا158، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

اسی بارے میں فتاوی شارح بخاری میں ہے: "یہ درود شریف کا صیغہ "صلی اللہ علیک یا محمد" قابلِ اعتراض ہے، نام نامی لے کر پکارنا، جائز نہیں۔" **(فتاوی شارح بخاری، ج1، ص290، مطبوعہ برکات المدینہ)**

اعلی حضرت امام احمد رضان خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ مسجد کے محراب کے دائیں طرف کاتب نے لکھا "یااللہ" اور دوسری طرف "یامحمد" نقش کر دیا، تو اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "یہ بات یاد رہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک لے کر ندا نہ چاہیئے، بلکہ اس کی جگہ "یارسول اللہ" ہو اور دیوار پر کندہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ آئینہ میں لکھ کر نصب کریں۔ واللہ تعالی اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، ج14، ص368تا369، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

کسی حاجت کے تحت کاغذ وغیرہ سے اللہ ورسول کا نام مٹانا، جائز ہے، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "ولو کان فیہ اسم اللہ تعالی اواسم النبی علیہ السلام فیجوز محوہ لیلف فیہ شيء "ترجمہ: اگر کسی کاغذ میں اللہ تعالی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہو، تو اس کاغذ میں کچھ لپیٹنے کے لیے اس سے اللہ ورسول کا نام مٹانا، جائز ہے۔

(بحرالرائق، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج1، ص351، مطبوعہ کوئٹہ)

دیواروں پر قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا اللہ تعالی کے نام وغیرہ مقدس تحریرات لکھنے کے متعلق اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا، تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "دیواروں پر کتابت سے علماء نے منع فرمایا ہے "کمافی الھندیۃ وغیرھا" اس سے احتراز ہی اسلم ہے، اگر چھوٹ کر نہ بھی گریں، تو بارش میں پانی ان پر گزر کر زمین پر آئے گا اور پامال ہوگا، غرض مفسدہ کا احتمال ہے اور مصلحت کچھ بھی نہیں، لہذا اجتناب ہی چاہیے، واللہ تعالی اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، ج23، ص384، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

10 ذی القعدہ 1442ھ/21 جون 2021

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے